

ہوں اور یہ میرا پہلا سبق ہے۔ اس میں خوبی یہ ہے کہ چھوٹے بچوں کو آزاد پھرتے پھرتے مکتب میں بٹھا دیا جائے اور وہ پابند ہو جائیں تو پڑھتے پڑھتے رونا شروع کر دیتے ہیں۔ غالب اور عرفی دونوں نے عشق کی ابتدائی کیفیت پیش کرنے کے لئے درگاہ سے مثالیں لیں، لیکن اس کے سوا دونوں شعروں میں کوئی یکسانی نہیں۔ عرفی کے شعر سے واضح ہوتا ہے کہ اس نے جو پہلا سبق پڑھا، وہ عشق کا تھا۔ غالب اپنے عشق کی صرف ابتدائی کیفیت پیش کر رہا ہے۔

۵۔ لغات۔ ننگ و جود: ہستی کے لیے ننگ و عار کا باعث۔

شرح: مجھ سے برہنہ ہونے کے جتنے عیب تھے، ان سب کا داغ کفن نے ڈھانپ لیا، ورنہ میری حالت یہ تھی کہ کوئی بھی لباس پہن لیتا، ہستی اور انسانیت کے لیے شرم اور ننگ و عار کا باعث تھا۔

برہنگی کا مطلب ہے اخلاقی محاسن اور انسانی شرف کے اوصاف سے خالی ہونا۔ لباس اس لیے پہنا جاتا ہے کہ انسان برہنہ نظر نہ آئے۔ شعر کا مطلب یہ ہے کہ میں اعلیٰ اوصاف سے عاری ہونے کے باعث اپنے وجود یعنی ہستی اور انسانیت کے لیے باعث شرم ہو گیا۔ کوئی بھی لباس اختیار کرتا، برہنہ ہونے کے عیب چھپ نہ سکتے۔ زندگی اسی حالت میں گزر گئی۔ آخر موت آئی اور مجھے کفن پہنا یا گیا تو اس سے وہ عیب قطعاً نہیں چھپ سکتے تھے۔ جو زندگی میں شرف انسانیت سے محرومی کے باعث مجھ پر لگے، البتہ صرف برہنہ ہونے کا داغ کفن نے ڈھانپ لیا۔

اس شعر سے خیال قرآن مجید کی اس آیت کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، جس میں فرمایا گیا ہے: "اے اولادِ آدم! ہم نے تمہارے لیے ایسا لباس مہیا کر دیا، جو جسم کی ستر پوشی کرتا ہے اور ایسی چیزیں بھی دے دیں، جو زیب و زینت کا ذریعہ ہیں۔ نیز پرہیزگاری کی راہ دکھا دی کہ تمام لباسوں سے بہتر لباس ہے (سورہ اعراف) گو یا خدا نے انسان کے لیے جسمانی لباس کے علاوہ ایک باطنی پوشاک بھی دے دی، جو اخلاق و سیرت کے عیبوں کو ڈھانک سکتی ہے۔ یہ تقویٰ اور پرہیزگاری کی